جدید سماجی ذرائع ابلاغ کے استعمالات واثرات کا اسلامی تناظر میں علمی جائزہ

The Use and Impacts of Modern Social Media in Islamic Perspective: A Scholarly Review

ڈاکٹر سعید الرحمان[i] ڈاکٹر ثمینہ بیگم[ii]

Abstract

The current era is the era of modern media and communication. Media can be simply divided into two basic types i.e. Print Media and Electronic but in the emerging age there are numerous other types of media however it is worth to mention that any oldest or latest type of media basically belongs to either print or electronic category.

Social Media is that type of media through which masses (people) easily interact with each other by using social networking sites such as facebook, twitter, instagram, google plus and at least a dozen more. This type of Media has considerable social, moral, religious and other impacts on our lives. The current article presents a scholarly review of the use of Social media and its positive and negative impacts in Islamic perspective.

KeyWords:media,communication,masses,network

دورِ حاضر اطلاعات اور معلومات کی بھرماریت کا دور ہے جس میں کوئی بھی باشعور انسان ذرائع ابلاغ کی اہمیت، ہمہ گیریت اور حیاتِ انسانی کے ہر گوشے میں ان کی روز بروز بڑھتی اثر پذیری کو صرفِ نظر نہیں کر سکتا۔ روایتی طور پر میڈیا یا ذرائع ابلاغ کو دو اساسی اقسام یعنی طباعتی ذرائع ابلاغ (Print Media) اور برقی ذرائع ابلاغ (Electronic Media) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ذرائع ابلاغ کی دیگر بیسیوں ذیلی اقسام ان ہی دو قسموں میں سے کسی ایک سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے ایک قسم جو گزشتہ ایک عشرہ سے خصوصی طور پر نوجوان طبقے میں انتہائی مقبول اور زیر استعمال ہے وہ سماجی ذرائع ابلاغ یا سوشل میڈیا ہے۔

[i] اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

[ii] اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، شہید بینظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی، پشاور

عرفِ عام میں سماجی ذرائع ابلاغ سے مراد باہمی میل جول کے ذرائع ہیں۔انٹرنیٹ پر ایک درجن سے زائد ایسے موقعات (Websites) موجود ہیں جو لوگوں کو باہم میل ملاپ اور سماجی روابط استوار کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔انفارمیشن ٹیکنالوجی کی دنیا میں ان کو سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس یا سوشل میڈیا سائٹس بھی کہتے ہیں جن میں فیس بک، ٹویٹر، وٹس اپ، لنکڈان، انسٹاگرام، گوگل پلس، سکائپ، یوٹیوب وغیرہ شامل ہیں۔ان میں فیس بک نسبتاً زیادہ مقبول اور مستعمل پلیٹ فارم ہے۔اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کے استعمال کے رجحان میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

آئے روز سوشل میڈیا کے حوالے سے اخبارات و جرائد وغیرہ میں کوئی نہ کوئی نئی تحقیق خبروں کی زینت بنتی رہتی ہے۔کسی خبر میں سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں کو بعض نقصانات سے خبردار کیا جاتا ہے اور کسی تحقیق میں اس سے حاصل ہونے والے فائدوں کا تذکرہ ملتا ہے۔عموماً محققین کی یہ کوشش رہتی ہے کہ اس کے نقصانات منظر عام پر لا کر لوگوں کو اس سے بچایا جا سکے۔ان حالات میں اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی کہ سوشل میڈیا کے استعمال کا شرعی زاویہ نگاہ سے جائزہ لے کر اس کے ایجابی اور سلبی پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا جائے اور دینی مقاصد کے لئے اس کے ممکنہ استعمال پر بھی بحث کی جائے۔

سوشل میڈیا کے استعمال کی شرعی حیثیت

سوشل میڈیا بذات خود نہ ممدوح ہے اور نہ مذموم بلکہ اس کا استعمال ہی اس کی شرعی حیثیت کا فیصلہ کرتا ہے۔شرعی تناظر میں اس کے استعمال کو شاعری پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ایک طرف قرآن کریم میں شعر و شاعری کی مذمت بیان کی گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ[1]

"اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں۔کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں؟اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں)"

اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کے متعلق فرمایا:

لَأَن يَّمتَلِيَ جوفُ رَجُلٍ قَيحًا يُرِيهِ خيرٌ مِّن ان يَّمتَلِي شِعراً[2]

"آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے۔یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعر سے بھر جائے۔"

اس آیات وحدیث کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ شریعت کی نظر میں شعر و شاعری ایک مذموم فعل ہے۔لیکن دوسری طرف ایسی احادیث بھی موجود ہیں جو شاعری کے جواز پر دلالت کرتی ہیں جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے:

اِنّ مِنَ الشِّعرِ حِکمَۃً[3]"بعض شعروں میں دانائی ہوتی ہیں۔"

ایک اور موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسانؓ کو خود فرمایا کہ کفار کی ہجو میں شعر کہو جبریلؑ تمہارے ساتھ ہے[4]۔

مفسرین و محدثین نے ان آیات واحادیث میں اس طرح تطبیق کی ہے کہ جہاں شاعری کی مذمت بیان کی گئی وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، فحش کلام، جھوٹ،انسان کی توہین یا فواحش کے لئے محرک ہونے کی بناء پر کی گئی جب کہ حکیمانہ مضامین اور وعظ ونصیحت پر مشتمل اشعار کو جائز قرار دیا گیا ہے[5]۔ بالکل اسی طرح سوشل میڈیا کی مثال ہے کہ اگر شریعت کے مقرر کردہ اصولوں کا خیال رکھا جائے تو جائز ہے اور اگر شرعی حدود وقیود کو پامال کیا جائے تو پھر اس کے استعمال کو مذموم کہا جائے گا۔

تعمیری مقاصد کے لئے سوشل میڈیا کا استعمال

1. مؤثر رابطے کاذریعہ

سوشل میڈیا بالخصوص فیس بک انفرادی اور گروہی، مقامی اور بین الاقوامی سطح پر باہمی رابطوں کا اہم ذریعہ ہے جس کی وساطت سے دنیا کے کسی بھی خطے میں موجود کسی بھی شخص کے ساتھ رابطہ کرنا، اپنے خیالات، جذبات،احساسات اور پیغامات کا تبادلہ کرنا وغیرہ اب انتہائی آسان ہو چکا ہے۔فاصلے اور دوریاں اب مٹ گئی ہیں اور دنیا ایک عالمی گاؤں کی صورت اختیار کر گئی ہے۔دنیا میں کہیں بھی موجود شخص کا اپنے ہم فکر لوگوں سے ویڈیو کال، تصاویر اور پیغامات وغیرہ کے ذریعے سے رابطہ کرنا اب لمحوں کا کام بن چکا ہے۔سوشل میڈیا کے ذریعے رابطوں میں آسانی اس کی ایسی خوبی ہے کہ جس کی قیمت کا صحیح اندازہ ان لوگوں کو ہو سکتا ہے جو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے رابطے کے لئے مہینوں انتظار کرتے رہتے تھے۔

2. تازہ ترین خبروں تک رسائی

سوشل میڈیا کے ذریعے ملکی اور بین الاقوامی خبروں اور تازہ ترین واقعات تک رسائی بھی آسان ہو گئی ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کی اجارہ داری، مخصوص خبروں کی کوریج اور غیر سنجیدہ موضوعات کی من مانی تشہیر کے راستے میں سوشل میڈیا تیزی سے حائل ہو رہا ہے۔ حالیہ دنوں میں کئی ایسے مواقع آئے کہ الیکٹرانک میڈیا نے بعض انتہائی سنجیدہ معاملات کو دبانے کی کوشش کی لیکن سوشل میڈیا کے ذریعے ان کی تشہیر نے ان معاملات تک عوام کی رسائی ممکن بنا دی۔

اسی طرح ماضی قریب میں کئی ممالک میں سوشل میڈیا کے ذریعے ایسی منظم تحریکات نے جنم لیا جو پورے خطے اور عالمی حالات اثر انداز ہوئیں۔ حالانکہ یہ تحریکات ایسے ممالک میں اٹھیں کہ جن میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا مکمل طور پر حکومت کے زیرِ اثر تھا اور اس کے ذریعے صحیح خبروں تک رسائی اور ان تحریکات کا اٹھنا ناممکن تھا۔ یہ سب کچھ سوشل میڈیا کی بدولت ہی ممکن ہوا۔

3. نت نئے علمی موضوعات پر مباحثے

سوشل میڈیا کی صورت میں محققین کو ایک ایسا پلیٹ فارم مل گیا ہے کہ جس کے ذریعے وہ دنیا کے مختلف خطوں میں موجود علمی شخصیات سے بحث مباحثہ کر سکتے ہیں۔ اس پر محققین کے ایسے گروپس (Groups) بھی وجود میں آچکے ہیں جو دن رات نت نئے موضوعات کو زیرِ بحث لا کر تحقیق کے میدان میں نووارد طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح علمی و فقہی مسائل کے حل کے لئے بھی علماء و فقہاء کے زیرِ نگرانی ایسے صفحات (Pages) کام کر رہے ہیں جو انتہائی پیچیدہ مسائل کا حل گھر بیٹھے مستفتی کو فراہم کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے مختلف مسالک و مذاہب سے وابستہ لوگوں کو قریب آنے کا موقع فراہم کیا ہے جس سے مکالمہ بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی کی سوچ فروغ پا رہی ہے جو مذاہب و مسالک کے حوالے سے شدت میں کمی کا بھی باعث بن رہی ہے۔

4. فروغِ تحقیق

سوشل میڈیا نے طلباء اور محققین کو یہ مواقع فراہم کر دیے ہیں کہ وہ اپنی تحقیقات، تخلیقات اور ایجادات کو زرِ کثیر خرچ کیے بغیر منظر عام پر لا سکتے ہیں جس سے علم و تحقیق کے حوالے

کو فروغ ملتا اور حوصلہ افزائی ہوتی ہے کیوں کہ ماضی میں طلباء و محققین کو اپنی تحقیقات و تخلیقات سامنے لانے میں کئی سارے مشکل مراحل سے گزرنا پڑتا جو پیسے اور وقت کی ضیاع کا باعث بنتا اور حوصلہ افزا پذیرائی نہ ملنے پر تحقیقی و تخلیقی سوچ مانند پڑ جاتی تھی۔

5. شعور و بیداری

سوشل میڈیا فلاحی اداروں ، مستحق افراد، مریضوں اور دیگر ضرورت مندوں کی مدد کا ذریعہ بن رہا ہے۔اسی طرح لاپتہ افراد کو اپنے رشتہ داروں تک پہنچانے اور حادثات کی صورت میں مریضوں کے لئے خون کی فراہمی کا انتظام بھی اس کے ذریعے ممکن ہو رہا ہے۔اسی طرح معاشرے میں رائج بعض قبیح رسموں، بد عنوانی، منشیات اور فریب و دھوکہ دہی کے حوالے سے بھی آگاہی کے لئے سوشل میڈیا کا پلیٹ فارم استعمال ہو رہا ہے جس سے ان معاشرتی برائیوں کے متعلق شعور و بیداری فروغ پا رہی ہے۔

سوشل میڈیا کا تخریبی استعمال

سوشل میڈیا کے لاتعداد فوائد کے ساتھ ساتھ اس میں کئی خامیاں اور نقصانات بھی پائی جاتی ہیں۔ذیل میں

سوشل میڈیا کے استعمال کا اصولِ شریعت کی روشنی میں تجزیہ کر کے اس کا حکم بیان کیا جا رہا ہے۔

1. فحش مواد کی موجودگی

سوشل میڈیا کی ویب سائٹس خصوصاً فیس بک پر ویڈیو اور تصاویر کو اپلوڈ(Upload) اور شئیر(Share) کرنے کا آپشن موجود ہے بعض صارفین اس سہولت کا انتہائی بے جا اور نامناسب استعمال کرتے ہیں۔لاتعداد ویڈیوز اور تصاویر ہر وقت ان کے والز(Walls) پر گردش کرتی رہتی ہیں جن میں فحش اور کسی بھی حوالے سے غیر موزوں مواد بھی شامل ہوتا ہے جن کی تشہیر میں درج ذیل شرعی قباحتیں پائی جاتی ہیں:

(الف) فحاشی کی اشاعت

قرآن کریم کی سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[6]

"اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی یعنی (تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ میں عموم ہے اور یہ آیت ان تمام افراد کو شامل ہیں جو اس صفت کے ساتھ متصف ہو[7]۔"

اسی طرح علامہ طنطاویؒ فرماتے ہیں کہ جو کوئی فواحش کی اشاعت کو پسند کرتا ہے تو اس مذمت میں وہ بھی شریک ہے جس طرح اس میں کرنے والا اور اس کو روکنے کی کوشش نہ کرنے والا شریک ہے۔ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ واقعہ افک کے ذمہ داروں کے لیے تہمت لگانے پر سزا تھی، اسی طرح ایمان والوں میں فواحش کی اشاعت کو پسند کرنے والے بھی سزا کے مستحق ہیں[8]۔

آیتِ بالا کی تفسیر سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جو شخص معاشرے میں فحاشی پر مبنی اشیاء کی اشاعت کرتا یا اس کام کو پسند کرتا ہے تو وہ حرام کام مرتکب ہو کر اس آیت کریمہ میں ذکر کئے گئے دنیوی واخروی عذاب کا مستحق بنتا ہے۔ دیکھا جائے تو سوشل میڈیا پر فحش ویڈیوز اور تصاویر ڈالنے والے، اس کو شئیر کرنے والے، اس کو پسند (Like) کرنے والے اور اس پر تاثرات (Comments) دے کر اس کو اپنے صفحہ (Timeline) پر دیکھنے کی سہولت فراہم کرنے والے، سب کے سب فحاشی کی اشاعت پر راضی ہو کر اس میں شریک ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی بھی صارف فیس بک یا دیگر سائٹس کو فحش ویڈیو یا تصاویر کے لئے استعمال کرتا ہے، وہ مذکورہ آیت کریمہ میں بیان کئے گئے مذمت اور عذاب کا مستحق ہے۔ لہٰذا سوشل میڈیا کا ایسا استعمال شرعاً ممنوع اور قابل مذمت ہوگا۔

(ب) بدنامی اور پردہ دری

سوشل میڈیا کے ذریعے عام فحاشی کی ویڈیوز اور تصاویر شئیر کرنے کے علاوہ بعض صارف لوگوں کی ذاتی ویڈیوز اور تصاویر شئیر کرتے ہیں جس میں دکھایا گیا انسان اسے کسی صورت کھلے عام

شئیر کرنے پر راضی نہ ہوگا۔اس قسم کے خفیہ یا نجی ویڈیوز اور تصاویر فحاشی پھیلانے کے ساتھ ساتھ کسی کی ذاتی زندگی میں خلل ڈالنے اور اس کی عزت وآبرو کو نقصان پہنچانے کا سبب بھی بنتے ہیں۔مسلمانوں کی عزت وآبرو کو نقصان پہنچانے کی مذمت کئی احادیث میں وارد ہوئی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ المسلِمِ عَلَى المسلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرضُهُ[9] "ہر مسلمان کاخون،مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔"

جب کہ ایک حدیث مبارک میں اس کو بدترین سود قرار دیا گیا ہے:

إِنَّ مِن أَربَى الرِّبَا الاِستِطَالَةُ فِي عِرضِ المسلِمِ بِغَيرِ حَقٍّ[10]"سب سے بدترین سود مسلمان کی عزت وآبرو پر ناحق زبان طعن دراز کرنا ہے۔"

ایک اور موقع پر رسول ﷺ نے مسلمان کو رسوا کرنے کو دنیوی عذاب کا سبب بھی قرار دیا:

مَن كَشَفَ عَورَةَ أَخِيهِ المسلِمِ كَشَفَ اللهُ عَورَتَهُ حَتَّى يُفضِحَهُ بِهَا فِي بَيتِهِ[11]

"جس نے اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کی،اللہ تعالیٰ اس کو گھر بیٹھے رسوا کرے گا۔"

یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کی عزت وآبرو کو نقصان پہنچانااور اسے رسوا کرنادنیاوآخرت کی عذاب کا باعث ہے اور حرام ہے۔لہٰذا سوشل میڈیا کاایسااستعمال جو کسی مسلمان کی پردہ دری اور اس کی رسوائی کا باعث بنے تو یہ ناجائز ہوگا۔

(ج) دوسروں کے گناہ میں شرکت

سوشل میڈیامیں چونکہ ہر صارف کا صفحہ (Wall) ہر کسی کی پہنچ میں ہوتا ہے لہٰذا فحش ویڈیو یا تصاویر جو کسی بھی صورت کوئی اپنے Timeline کا حصہ بناتے ہیں،اسے اس کے دوست وغیرہ دیکھ لیتے ہیں۔اس صورت میں وہ صارف ان تمام دیکھنے والوں کے گناہ کا سبب بن جاتا ہے۔اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ روزِ قیامت اس کو اپنے گناہ کے علاوہ دوسروں کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھانا پڑے گا،جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَيَحمِلُنَّ أَثقالَهُم وَأَثقالًا مَعَ أَثقالِهِم[12]"اور یہ اپنے بوجھ بھی اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور (لوگوں کے) بوجھ بھی۔"

اور ایک حدیث مبارک میں آتا ہے:

مَن سَنَّ فِي الإِسلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيهِ وِزرُهَا وَوِزرُ مَن عَمِلَ بِهَا مِن بَعدِهِ[13]

"جس نے کسی برائی کی بنیاد رکھی، تو اس کے لئے اس کا گناہ اور ان کا گناہ جنہوں نے اس کے بعد کیا۔"

اس حدیث مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی برائی کا سبب بننے والے پر بعد میں گناہ کرنے والوں کا وبال بھی ہوگا۔

فیس بک پر چونکہ ٹیگنگ (Tagging) کا آپشن موجود ہے جس کے ذریعے دوسروں کو بتائے بغیر کسی ویڈیو یا تصویر وغیرہ کی اشاعت میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اسی آپشن کا استعمال کر کے بعض صارف دوسروں کو زبردستی فحش یا نامناسب ویڈیو وغیرہ دیکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں صارف تمام گناہ اپنے سر لیتا ہے۔ لہٰذا دوسروں کو گناہ کی دعوت دینا یا خود گناہ کا سبب بننا ایسا عمل ہے کہ شریعت کی نظر میں ایک قابل مذمت فعل ہے اور سوشل میڈیا کا اس مقصد کے لئے استعمال جائز نہ ہوگا۔

2. بغیر تحقیق کے بات پھیلانا

سوشل میڈیا کے صارفین میں اکثریت ایسی ہے جو کوئی بھی خبر اس پر دیکھ لیں تو یہ تحقیق کئے بغیر کہ اس خبر میں صداقت ہے کہ نہیں، یا خبر کا ذریعہ (Source) معتبر ہے کہ نہیں، اس کو آگے پھیلاتے ہیں۔ بعض اوقات ان کا یہ عمل لوگوں کی جان، مال اور عزت کے نقصان کا باعث بنتا ہے۔ حالانکہ شریعت کی نظر میں یہ عمل انتہائی ناپسندیدہ ہے اور کئی مواقع پر اس کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ[14]

"مؤمنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔"

اس آیت کریمہ میں فاسق کی دی گئی خبر کے متعلق تحقیق کا حکم دیا گیا اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ بغیر تحقیق کے اگر اس کی خبر پر رد عمل سے کسی کو نقصان پہنچانے کا اندیشہ موجود ہے۔ یہ آیت کریمہ اگرچہ ایک خاص واقعے کے تناظر میں نازل ہوئی ہے مگر الفاظ کی عمومیت کو دیکھتے ہوئے یہ

کہاجا سکتا ہے کہ بلا تحقیق خبر سے جس نقصان کا بھی اندیشہ ہو چاہے جان کا ہو یا مال کا یا عزت کا، اس خبر کی اشاعت جائز نہ ہو گی۔

اس آیت کی تفسیر میں ابن عطیہؒ فرماتے ہیں:

فَالمجَهُولُ الحَالِ يَخشٰى أَن يَّكُونَ فَاسِقًا وَالِاحتِيَاطُ لَازِمٌ[15]

"مجہول الحال (خبر دینے والے) کے متعلق فسق کا شبہ موجود ہے، اس لئے اس کی دی گئی خبر کے متعلق بھی احتیاط لازم ہے۔"

اس لئے یہ ضروری نہیں کہ ہمیں خبر دینے والے کے فسق کا علم ہو بلکہ مخبر کے متعلق صدق وعدل کا عدمِ علم بھی اس بات کے لئے کافی ہے کہ اس کی بات بلا تحقیق نقل نہ کی جائے۔

اس عمل کی حرمت ایک حدیث مبارک سے بھی معلوم ہوتی ہے:

بِحَسبِ المرءِ مِن الكَذِبِ أَن يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ[16]"کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کرے۔"

اس حدیث سے بھی بلا تحقیق کسی بات کی اشاعت کی حرمت معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے سوشل میڈیا کو بغیر تحقیق خبر یا واقعہ کو شئیر کرنے کے لئے استعمال کرنا شرعاً ممنوع ہو گا۔

3. دروغ گوئی وکذب بیانی

سوشل میڈیا پر زیادہ لائکس (Likes) اکٹھا کرنے، پیجز کی پروموشن، سیاسی مخالفین کی بدنامی اور سنسنی خیزی پھیلانے وغیرہ کی غرض سے اکثر صارفین جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ اس کے لئے جھوٹی خبریں گھڑنا، تصاویر اور ویڈیو ایڈٹ (Edit) کر کے اس میں من مانی تبدیلیاں کرنا اور دوسرے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ دیکھا جائے تو اس عمل کی برائی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایک ان پڑھ بھی اس بات کو سمجھتا ہے کہ جھوٹ ایک عظیم گناہ اور معاشرتی برائی ہے۔ جھوٹ کی حرمت کئی آیات واحادیث سے ثابت ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ[17] (اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو)۔ علامہ طبریؒ نے الزُّورِ کی تشریح جھوٹ سے کی ہے[18]۔ اسی طرح حدیث مبارک میں جھوٹ کو ہلاکت خیز گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں آتا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُم بِأَكبَرِ الكَبَائِرِ قُلنَا بَلٰى يَا رَسُولُ اللهِ قَالَ الإِشرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الوَالِدَينِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَولُ الزُورِ وَشَهَادَةُ الزُورِ أَلَا وَقَولُ الزُورِ وَشَهَادَةُ الزُورِ[19]

"رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم کو بڑے بڑے گناہ بتلاؤں، ہم نے عرض کیا بتلایئے یارسول اللہ ﷺ۔آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تو (تکیہ چھوڑ کے) سیدھا بیٹھ گئے اور مسلسل فرمانے لگے، جھوٹی گواہی دینا، سن لو جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا۔"

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث مبارک میں جھوٹ کو شرک جیسے عظیم گناہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے ،جو اس کے حرمت کی شدت پر دلالت کرتی ہے۔لہٰذا سوشل میڈیا پر جھوٹ کی کوئی بھی صورت اختیار کرنا اس کے استعمال کو ناجائز بنادیتا ہے۔

4. تمسخر اُڑانا

سوشل میڈیا پر بعض صفحات(Pages)صارفین کی تفریح کی خاطر طنزومزاح کے لئے بنائی گئی ہوتی ہیں۔ایسے صفحات کے منتظمین(Admins)کو اگر کوئی لطیفہ وغیرہ نہ ملے تو وہ مختلف شخصیات کا تمسخر اڑا کر صارفین کے لئے تفریح کا سامان مہیا کرتے ہیں۔تمسخر اڑانے کے لئے کبھی تصاویر اور ویڈیوز کی من چاہی ایڈیٹنگ (Editing)کا سہارا لیا جاتا ہے اور کبھی تحریر کا۔عموماً علماء وشرفاء کے تصاویر کو مضحکہ خیز انداز میں پیش کیا جاتاہے۔حالانکہ کسی کا تمسخر اڑانا شریعت کی نظر میں ایک ناپسندیدہ عمل ہے[20]۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ[21]

"مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔"

علامہ قرطبیؒ کے نزدیک تمسخر سے مراد یہ ہے کہ کسی کا اس طرح ذکر کرنا کہ لوگ ہنس پڑیں[22]۔علامہ طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ فقر، گناہ یا کسی اور وجہ سے مسلمان کا مذاق اڑائے[23]۔لہٰذا سوشل میڈیا پر کسی کا تمسخر واستہزاء اس کا ناجائز استعمال ہے۔

5. گالم گلوچ کرنا

سوشل میڈیا پر اپنے سیاسی، مسلکی، فکری، نظریاتی الغرض ہر قسم کے مخالفین کو گالیاں دینے کا ایک نہ ختم ہونے سلسلہ فروغ پا رہا ہے۔ جہاں کہیں اپنے فکر کے خلاف پوسٹ (Post) دیکھی اور جواب میں کوئی دلیل نہ ہو تو گالیاں شروع کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ گالیاں دینا کسی بھی مذہب و معاشرے میں پسندیدہ عمل گردانا نہیں جاتا۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا گیا ہے:

سِبَابُ المسلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفرٌ[24] "مسلمان کو گالیاں دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔"

اسی طرح گالم گلوچ کی مذمت کرتے ہوئے اس کو منافقین کا طرز عمل قرار دیا گیا۔ بعض اوقات تو خالصتاً علمی آراء میں اختلاف پر مخالفین اور ان کی جماعت کے رہنماؤں کو گالیاں دی جاتی ہیں اور اگر اس سے کام نہ چلے تو الزام تراشی اور تہمتوں کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے۔ شریعتِ مطہرہ تو ایک طرف کوئی مہذب معاشرہ بھی اس کی اجازت نہیں دے سکتی لہٰذا سوشل میڈیا کو اس طرح استعمال شرعاً جائز نہ ہو گا۔

6. ضعیف و موضوع احادیث کی اشاعت

سوشل میڈیا کے صارفین کی ایک کثیر تعداد ایسی ہوتی ہے جو علمی طور پر پسماندگی کا شکار ہوتے ہیں۔ احادیث میں صحیح وضعیف کا فرق تو ایک طرف وہ حدیث و غیر حدیث میں فرق نہیں کر سکتے، ایسے صارفین اکثر کسی قول کو حدیث بنا کر شئیر کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت ایک عظیم گناہ ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے واضح الفاظ میں اس سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ ایک موقع پر فرمایا:

لَا تُكَذِّبُوا عَلَيَّ فإِنَّهُ مَن يُكَذِّبُ عَلَيَّ يلِجُ النَّارَ[25] "مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے گا جہنم میں جائے گا۔"

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے:

مَن تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقعَدَهُ مِن النَّارِ[26] "جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔"

ان احادیث مبارکہ کی رو سے جب تک پوری طرح تحقیق نہ ہو احادیث کو پھیلانا کسی طور جائز نہیں۔

7. تحقیقات واقوال کا سرقہ

سوشل میڈیا ایک طرف اگر محققین کے لئے لاتعداد فوائد کا منبع ثابت ہو رہا ہے تو دوسری جانب ان کو کئی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے کیوں کہ اس پر بعض صارف دوسروں کی تحقیقات واقوال کو اپنی طرف منسوب کر کے پیش کرتے ہیں جس میں ان کا مقصد خود کو عالم، فقیہ، محقق اور دانشور ثابت کرنا ہوتا ہے کیوں کہ سوشل میڈیا پر تحقیق پیش کرنے کا کوئی مالی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ حرکت کئی قباحتوں کا مجموعہ ہے جیسے جھوٹ، دھوکہ، سرقہ اور خیانت وغیرہ۔ حدیث مبارک میں ایسے شخص کو جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا (جھوٹا) کہا گیا جو خود کو ایسی صفت کے ساتھ مزین کرتا ہے جو حقیقت میں اس میں موجود نہ ہو[27]۔ اس حدیث کی تشریح میں محدثین فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو عالم، زاہد یا صاحب ثروت ظاہر کرے جب کہ یہ صفت اس میں موجود نہ ہو تو ایسا کرنا در اصل لوگوں کو دھوکہ دینا ہے[28]۔ دوسروں کی تحقیقات چوری کرنا اخلاقیات کے بھی خلاف ہے اور اوپر مذکورہ دلائل سے پر اس کی حرمت بھی ثابت ہو گئی۔ لہٰذا سوشل میڈیا کا اس مقصد کے لئے استعمال شرعاً اور اخلاقاً ممنوع ہو گا۔

8. لادینیت ولامذہبیت کی اشاعت

سوشل میڈیا کا سب سے خطرناک پہلو اس پر موجود ایسے گروپ ہیں جو لادینیت ولامذہبیت کا پرچار کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا نے ان ملحدین کے لئے آسانی پیدا کر دی ہے کیوں کہ اس سے پہلے ان کی عام لوگوں تک رسائی انتہائی مشکل تھی اور اب ہر شخص تک ان کی پہنچ چند لمحوں کا کام ہے۔ سوشل میڈیا میں جب ایک عام درجے کا تعلیم یافتہ یا ان پڑھ صارف ایسے گروپ میں شامل ہوتا ہے تو اس کے عقائد کا سلامت رہنا بہت مشکل بن جاتا ہے کیوں کہ ایک کم تعلیم یافتہ یا ان پڑھ صارف کے لئے ملحدین کے عقلی دلائل کا جواب دینا اور اس کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ اپنے نظریہ کے حق میں بے سروپا دلائل کے علاوہ مسلسل احکام الٰہیہ اور شعائر دینیہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔

ایسے گروپس میں شامل ہونا شرعاً ناپسندیدہ اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ[29]

"اور خدا نے تم (مومنوں) پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم (کہیں) سنو کہ خدا کی آیتوں سے انکار ہو رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں۔ ان کے پاس مت بیٹھو۔ ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔"

اس آیت کریمہ میں واضح طور پر ایسے لوگوں کی مجالس میں بیٹھنے سے منع کیا گیا جو احکام الٰہیہ اور شعائر دین کا انکار کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں اور اس حکم کو صرف اسی مجلس کے ساتھ خاص نہیں کیا بلکہ ایسے لوگوں کی کسی بھی مجلس کا حصہ بننے سے منع فرمایا:

وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ[30]

"اگر (یہ بات) شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔"

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی مجالس میں بلا ضرورت شرکت حرام ہے[31]۔

9. اختلاط مرد و زن

سوشل میڈیا نے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے۔ اس کے ذریعے مختلف قسم کے لوگوں سے تعلقات و دوستی بنانا انتہائی آسان ہو گیا ہے۔ کسی سے دوستی بنانا شریعت کی نظر میں ایک مستحسن امر ہے۔ لیکن اس میں اس بات کا خیال رہے کہ یہ دوستی اپنے ہم جنس تک محدود ہو۔ سوشل میڈیا پر نامحرم لڑکے لڑکیوں کی دوستی کرنے کا رجحان تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے جس سے کئی معاشرتی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ اگر ایک طرف ہماری تہذیب اس کی اجازت نہیں دیتی تو دوسری طرف شریعت نے اس قسم کے تعلقات سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ[32]

"ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں سے اجازت حاصل کر کے نکاح کر لو اور دستور کے مطابق ان کا مہر بھی ادا کر دو بشرطیکہ عفیفہ ہوں نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرنا۔"

اس آیت کریمہ میں اعلانیہ بدکار اور چھپ کر غیر مردوں سے تعلقات رکھنے والی عورتوں کو پاک دامن عورتوں کے مقابلے میں ذکر کر کے ان سے نکاح سے منع فرمایا گیا[33] اور لفظ کے عموم سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ غیر محارم کے درمیان ایسے کسی قسم کے تعلقات شریعت کے رو سے ناجائز ہیں۔اسی طرح قرآن کریم میں ازواج مطہرات کو حکم دیا گیا ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ[34]

"اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔"

آیتِ بالا میں مفسرین نے غیر محرم عورت کے ساتھ کسی بھی طرح بات چیت کے جواز کو ضرورت حاجت کے ساتھ مقید کیا ہے[35]۔اسی طرح مفسرین پردہ کی شرط لگانے کی علت دل کی پاکیزگی کو قرار دیتے ہیں[36]،تو جس صورت میں فتنہ میں پڑنے اور دل کی پاکیزگی برقرار نہ رہنے کا اندیشہ ہو،وہ مذکورہ اجازت کے تحت نہیں آئے گا۔اس لئے بلاضرورت وحاجت کے محض دل لگی کے لیے غیر محرم کے ساتھ گپ شپ (Chatting) اس آیت کریمہ کی رو سے ناجائز ہوگی۔

اسی طرح دیکھا جائے تو مشاہدے سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر محارم کے درمیان بلاضرورت گفتگو، ویڈیوز اور تصاویر کا تبادلہ یا خط وکتابت کا نتیجہ بہت سے مفاسد کی صورت میں نکلتا ہے جیسا کہ آئے روز سوشل میڈیا کے ذریعے نامحرم سے تعلقات رکھنے والے شادی شدہ جوڑوں میں طلاق وخلع کی خبریں میڈیا کی زینت بنتی ہیں۔اس لیے ان مفاسد کو روکنے کے لئے سد الذرائع کے طور پر بھی یہ تعلقات وبات چیت جائز نہیں۔لہٰذا سوشل میڈیا کا اس مقصد کے لئے استعمال ناجائز ہوگا۔

10. فیک آئی ڈیز یا جعلی اکاؤنٹس

سوشل میڈیا پر بعض صارف ایسے بھی ہیں جنہوں نے مخالف جنس یا مشہور شخصیات کے نام سے آئی ڈیز بنائی ہیں۔ جس کا مقصد لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنی طرف مائل کرنا ہے۔شریعت کی نظر میں یہ جعل سازی ایک قابل مذمت فعل ہے کیوں کہ ایسے صارف اپنے دوستوں اور متعلقین کو مسلسل دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔حدیث مبارک میں آتا ہے:

لَا تَحِلُّ الخِلَابَةَ لِمُسلِمٍ[37] "مسلمان کے ساتھ دھوکہ جائز نہیں۔"

اسی طرح اس میں جھوٹ کا سہارا لے کر اپنے آپ کو چھپایا جاتا ہے جب کہ اوپر مذکورہ احادیث سے جھوٹ کی حرمت و مذمت ثابت ہو چکی۔ اس لئے فیک آئی ڈیز بنا کر سوشل میڈیا کو استعمال کرنا شرعاً جائز نہ ہو گا۔

سوشل میڈیا کا دینی مقاصد کے استعمال

موجودہ دور میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو ہر قسم کے معاملات کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے، تو یہ سوال اٹھتا رہا ہے کہ کیا میڈیا کو دینی مقاصد کے لئے استعمال کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

اسلامی علوم کے ذخیرہ میں سوشل میڈیا کے دینی مقاصد کے لئے استعمال کی مثالیں بکثرت موجود ہیں جیسا کہ سیرت طیبہ پر نظر دوڑائی جائیں تو واضح طور پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعوت دین کے تمام ممکنہ طرق کو استعمال فرمایا۔ آپؐ نے خود مختلف علاقوں میں جا کر بھی دعوت اور وعظ و نصیحت فرمائی اور وفود بھیج کر بھی یہ سلسلہ جاری رکھا۔ اسی طرح اس زمانے میں رابطہ کے لئے سب سے تیز ترین ذریعہ خط و کتابت بھی آپؐ نے دینی مقاصد کے حصول کے لئے بروئے کار لایا اور مختلف بادشاہوں کو مراسلے بھیجے۔ صرف یہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کو جب مکہ مکرمہ میں کھلے عام تبلیغ کرنے کا حکم ہوا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا:

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ[38] "اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو۔"

تو آپؐ نے اس زمانے کے سب سے مؤثر طریقہ ابلاغ کا استعمال کیا اور وہ آپؐ کا کوہ صفا پر چڑھ کر یَاصَبَاحَاه یَا صَبَاحَاه کی صدا بلند کرنی تھی[39]۔ کیوں کہ قریش جب کوئی بات تمام اہل مکہ کو پہنچانا چاہتے تو یہی طریقہ اپناتے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام ان تک پہنچانے کے لئے یہ طریقہ استعمال فرمایا۔ آپ کے اس طریقے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تبلیغ و اشاعت دین کے لئے ہر ممکنہ طریقہ اپنانا چاہیے۔

اسی طرح سوق عکاظ اور ذوالمجاز میں جاہلیت کے زمانے میں ہر قسم کی خرافات اور مجالس شعر وغیرہ ہوتی تھی۔ لیکن چونکہ وہاں تمام عرب سے لوگ آتے تھے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ وہاں بھی تبلیغ کی غرض جاتے تھے، جیسا کہ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عکاظ کے

میلے میں لوگوں کو لَا اِلٰهَ اِلَا اللهُ کی دعوت دیتے[40] کیوں کہ یہ ایسا موقع ہوتا تھا کہ آپ ﷺ آسانی سے دین کی دعوت عرب کے مختلف اطراف کے لوگوں تک پہنچا سکتے تھے۔

اس کے علاوہ ایسی بھی کئی مثالیں موجود ہیں جس میں حرام ومذموم چیزوں کو دینی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے جیسا جنگ کے موقع پر دھوکے یا مسلمانوں کے صلح کے لئے مصلحتاً جھوٹ بولنے کی اجازت دی گئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حرام اشیاء دینی مقاصد کے لئے استعمال ہوسکتی ہیں تو ایسے وسائل جو حرام نہ ہو ان کا دینی مقاصد کے لئے استعمال بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔ لہٰذا یہ سوشل میڈیا میں موجود قباحتوں کی وجہ سے دینی مقاصد کے لئے اس کا ے ذمہ دارانہ استعمال کو شرعاً ممنوع کہنا صحیح نہ ہوگا، بلکہ اس کی نقصانات سے بچتے ہوئے اس کو دینی مقاصد کے لئے بروئے کار لایا جانا چاہیے۔

نتائج

سوشل میڈیا کا استعمال بذات خود نہ ممدوح ہے اور نہ مذموم، بلکہ اس کا استعمال اس کی شرعی حیثیت کا فیصلہ کرے گا۔ سوشل میڈیا نے انسانی زندگی میں انقلابی تبدیلیاں رونما کی ہیں اور ہر شعبۂ زندگی سے منسلک افراد کے لئے سہولتیں پیدا کی ہیں۔ سوشل میڈیا پر کسی کی پردہ دری، جھوٹ ،دھوکہ یا فواحش کی اشاعت اس کے استعمال کو حرام بنا دیتا ہے۔ سوشل میڈیا میں اگرچہ بہت سی قباحیتیں موجود ہیں، مگر اس کو دینی مقاصد کے لئے استعمال کرنا جائز ہے بلکہ ممدوح ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃ الشعراء۲۶ :۲۲۴

2 صحیح مسلم،کتاب الشعر،حدیث(۲۲۵۷)

3 صحیح البخاری،کتاب الأدب،باب ما یجوزمن الشعر والرجز والحدا وما یکره منه،حدیث(۶۱۴۵)

4 صحیح البخاری،کتاب الأدب،باب هجا ء المشرکین،حدیث(۶۱۵۳)

5 احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی، شرح معانی الآثار،کتاب الکراهة،باب روایة الشعر هل هی مکروهة ام لا، فی ضمن حدیث(۶۹۸۷)

6 سورۃ النور۲۴: ۱۹

7 محمد بن عمر الرازی، مفاتیح الغیب ۲۳ :۳۴۵،دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۰ء

8 محمد سید طنطاوی،التفسیر الوسیط للقرآن الکریم ۱۰ :۹۹،دار نهضة مصر للطباعة والنشر والتوزیع،القاهرة

9 صحیح مسلم،کتاب البر والصلة ،ولآداب،باب تحریم ظلم المسلم واحتقاره ودمه وعرضه وماله،حدیث (۲۵۶۴)

10 سنن ابی داؤد،کتاب الادب،باب فی الغیبة،حدیث (۴۸۷۶)

11 سنن ابن ماجہ،کتاب الحدود،باب الستر علی المؤمن ودفع الحدود بالشبهات،حدیث (۲۵۴۶)

12 سورة العنکبوت،۱۳:۲۹

13 صحیح مسلم،کتاب الزکوة،باب الحث علي الصدقة،حدیث (۱۰۱۷)

14 سورة الحجرات ۴۹ :۶

15 ابن عطیۃ عبد الحق بن غالب الاندلسی، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز ۵ : ۱۴۷،دار الکتب العلمیۃ ،بیروت، ۱۴۲۲ھ

16 صحیح مسلم،مقدمة الامام مسلم ،باب النهی عن الحدیث بکل ماسمع،حدیث (۵)

17 سورة الحج ۲۲ :۳۰

18 محمد بن جریر الطبری، جامع البیان فی تاویل القرآن (تفسیر الطبری) ۱۸ :۶۱۸، مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۴۲۰ھ

19 صحیح البخاری،کتاب الادب،باب عقوق الوالدین من الکبائر،حدیث (۵۹۷۶)

20 مفتی محمد شفیعؒ، معارف القرآن ۸ :۱۱۵،ادارۃ المعارف، کراچی، ۱۴۰۴ھ

21 سورة الحجرات ۴۹ :۱۱

22 امام قرطبیؒ، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی) ۱۶ :۳۲۴،دار الکتب المصریۃ، القاهرۃ، ۱۳۸۴ھ

23 تفسیر الطبری ۲۲ :۲۹۸

24 صحیح البخاری،کتاب الادب،باب ما ینهي عن السباب واللعن،حدیث (۶۰۴۴)

25 صحیح مسلم،مقدمة الامام مسلم ،باب النهی عن الحدیث بکل ماسمع،حدیث (۱)

26 صحیح مسلم،مقدمة الامام مسلم ،باب النهی عن الحدیث بکل ماسمع،حدیث (۲)

27 صحیح مسلم،کتاب اللباس والزینة،باب النهی عن التزویر فی اللباس والتشبع بما لم یعط،حدیث (۲۱۲۹)

28 محمد علی بن محمد الشافعی، دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین ۸ :۳۹۱،دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت، ۱۴۲۵ھ

29 سورۃ النساء۴: ۱۴۰

30 سورۃ الانعام۶ :۶۸

31 معارف القران ۲ : ۵۸۵

32 سورۃ النساء۴ :۲۵

33 قاضی محمد ثناء اللہ، تفسیر مظہری ۲ :۸۲، مکتبہ رشیدیہ، پاکستان، ۱۴۱۲ھ

34 سورۃ الحجرات ۳۳ :۵۳

35 تفسیر القرطبی ۱۴ :۲۲۷۔۔۔ تفسیر ابن کثیر ۶ :۴۵۵

36 تفسیر کبیر ۲۵ :۱۸۰

37 سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب بيع المصراة، حدیث(۲۲۴۱)

38 سورۃ الشعراء ۲۶ :۲۱۴

39 صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب وأنذر عشيرتك الأقربين، حدیث(۴۷۷۰)

40 مسند الامام احمد بن حنبل، احادیث رجال من اصحاب النبی ﷺ، حدیث(۲۳۱۵۱)